Test 1

سوال نمبر 1

دین اور مذہب میں فرق

1- تعارف

انسان کو قدیم زمانے میں بھی دین کی ضرورت تھی۔
انسان کی تاریخ کے ہر دور میں مذہب موجود رہا ہے۔
ابتداء میں مذہب آباؤ واجداد کی محبت سے شروع ہوئی۔ اپنے اباؤ اجداد کی محبت میں قدیم لوگ انکی پرستش کے لیے تصویریں یا مورتیاں بناتے جسکی پوجا کی جاتی تھی۔ آنے والوں نے بھی اپنے اسلاف کی پیروی کی۔ آنے والے زمانے میں [illegible] ہوتے گئے ہیں

Improve introduction
Focus on relevancy

2- دین اور مذہب کے معنی اور مفہوم

دین

دین کے لفظی معنی: دین کے معنی "جزا و سزا"، "غلبہ و بلندی"، "طریقہ یا مسلک"

دین کے اصطلاحی معنی

دین کے اصطلاحی معنی "ایک طریقہ حیات یا طرز حیات ہے جسکے مطابق زندگی گزاری جاسکے۔"

ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق "دین انسان کے معاشی نظام، معاشرتی نظام، سماجی نظام، اخلاقی نظام اور روحانی نظام کا مجموعہ ہے"

CS CamScanner

مذہب کے معنی:

مذہب عربی زبان کے لفظ ذہب سے نکلا ہے جسکے معنی ہیں طریقہ حیات، زندگی گزارنے کا طریقہ

مذہب کے اصطلاحی معنی

مذہب کی ایمیل ڈرخائم کے مطابق تعریف

"اللہ تعالیٰ کے بارے میں یا روحانیت کے بارے میں عقائد بن جانا بھی مذہب کہلاتا ہے"۔

آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق

"مذہب بنیادی عقائد اور ان پر بنیاد رکھی جانے والی رسومات کا مجموعہ ہے"

دین اور مذہب میں فرق

	دین	مذہب
1۔	قرآن میں اسکے لیے الدین کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے وہ مکمل ضابطہ حیات جسکے مطابق انسان اپنی زندگی گزار سکے۔	مذہب کی تعلیمات پاکیزہ اور جامع نہیں ہوتی۔ یہ عقائد کے بنیاد پر کی جانے والی رسومات کا مجموعہ ہوتا ہے۔
2۔	دین میں خالص توحید کا تصور ہوتا ہے۔ دین اللہ تعالیٰ کے وحدانیت کی تعلیم دیتا ہے۔	مذہب میں خالص توحید کا تصور نہیں ہوتا ہے۔ مذہب میں شرک کی آمیزش شامل ہوتی ہے۔
3۔	دین کے احکامات وحی الٰہی	مذہب صرف روایات اور

	کے ذریعے ہوتے ہیں اور اس میں شکوک و شبہات کی گنجائش نہیں ہوتی۔	و رسومات کا مجموعہ ہے اس کا کوئی مستند ذریعہ نہیں ہوتا
4-	دین کے احکامات کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ یہ آج بھی اسی طرح محفوظ ہے جس طرح یہ آج سے 1400 سال پہلے تھا۔	مذہب کی تعلیمات میں وقت کے ساتھ ساتھ تحریف ہوتی گئی۔ آنے والے وقتوں میں اس میں نئے نئے بدلاؤ کا اضافہ ہوتا گیا۔
5-	دین ایک مکمل اور جامع تعلیم دیتا ہے۔ جس میں انسان کے معاشی، معاشرتی، اخلاقی، سیاسی اور روحانی مسائل کے مطابق تعلیمات موجود ہوتی ہے۔	مذہب ایک مکمل ضابطہ حیات نہیں ہے۔ اس میں زندگی گزارنے کے سارے اصول موجود نہیں ہیں۔
6-	زندگی کے ہر پہلو سے متعلق مکمل اور ہم آہنگ معلومات فراہم کرتا ہے۔ زندگی کے سب متعلق تعلیمات ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر یہ تعلیمات ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوں گے تو الجھن کا سبب بنیں گے۔	مذہب کے تعلیمات میں ہم آہنگی نہیں ہوتی اور نہ یہ تعلیمات جامع انداز میں پیش کی جاتی ہے
7-	دین کا مقصد انسان کی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ یہ انسان کو ایک ایسا جامع ہدایات دیتا ہے جس سے وہ دنیاوی زندگی بہتر طریقے سے گزارتا ہے اور آخرت میں بھی سرخرو ہوتا ہے	مذہب میں انسان کی دنیا و آخرت کی بھلائی کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا جاتا۔

CamScanner

___/___/1202 Day:

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت

"ہم نے تم پر اپنی رحمت تمام کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا" (المائدہ ۵)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انسان کی دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔ انسان کو اپنی زندگی میں کیسی جامع اور مکمل تعلیمات کی ضرورت پڑتی ہے جسکے ذریعے سے وہ اپنی زندگی بہتر طور پر گزار سکے۔ اسلام بطور دین ایک ایسا ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔ اسکی ہدایات آخرت تک ہدایت کا لازوال سرچشمہ ہے۔

1- طریقِ زندگی کے اعتبار سے دین کی اہمیت

انسان کو اپنی زندگی میں فکر کی ایک راہ چاہیے ہوتی ہے جسکے مطابق وہ زندگی گزار سکتا ہو۔ انسان کو فکر کی یہ راہ اگر نہ ملے تو وہ ساری زندگی اپنی ذات کے بارے میں بنیادی سوالات کے بارے میں ابہام کا شکار ہوتا ہے اور اسکے جوابات کے لیے سرگرداں رہتا ہے۔ مثلاً انسان کہاں سے آیا؟ انسان کے موت کے بعد اسکے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا؟ اس دنیا کو چلانے والی ہستی کونسی ہے؟ انسان کا اس دنیا میں کیا مقام ہے؟ ان سب سوالات کے جواب انسان کو صرف دین میں ملتے ہیں۔ اسلام ایک کامل اور جامع دین ہے جو اس سے متعلق ہر سوال کا جواب فراہم کرتا ہے۔

Quote references

2- اصل ہدایت

دین ہی اصل ہدایت فراہم کرتا ہے۔ دین چونکہ وحی الٰہی کے ذریعے سے انسان تک پہنچا ہے تو یہ

CamScanner

__ / __ /202 Day:______

یہ انسان کو مکمل اور اصل ہدایت فراہم کرتا ہے۔

"اور اصل ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے" القرآن

3- عدل و انصاف کا ذریعہ

دین معاشرے میں عدل و انصاف کا ذریعہ ہے۔ انسان دین کی تعلیمات پر عمل کر کے عدل و انصاف کرتا ہے۔ عدل و انصاف انسان کے دل میں اللہ کا خوف پیدا کرتا ہے۔ قرآن میں آتا ہے۔

"اور اللہ کے احکامات کے مطابق عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔

4- دین خالق حقیقی کو پہچاننے کا ذریعہ

دین خالق حقیقی کو پہچاننے کا ذریعہ ہے اس کے ذریعے سے انسان اس ہستی کو پہچان لیتا ہے جس نے انسان کو اور اس کائنات کو پیدا کیا۔ دین یہ سکھاتا ہے کہ وہ ذات واحد ہے اسکے لیے ساری بڑائی ہے۔ سورۃ اخلاص میں آتا ہے۔

"کہہ دیجئے کہ وہ ایک ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اسکا کوئی ہمسر و ثانی نہیں۔"

CamScanner

ک

دین حق ہے

دین انسان کو حق کی تعلیم دیتا ہے یہ انسان
کو نیکی اور برائی میں تمیز سکھاتا ہے انسان
کو حق کا ساتھ دینے کے قابل بناتا ہے
قرآن مجید میں آتا ہے

والمر بالمعروف ونہی عن المنکر

اور نیکی کی تعلیم دیجیے اور برائی سے روکیے (القرآن)

تو دین انسان کو حق اور سچ سکھاتا ہے اور اس
پر ڈٹ جانے کی صلاحیت بھی عطا کرتا ہے۔

خلاصۂ بحث

مختصراً یہ کہ انسان کی تاریخ میں
ہر موڑ پر اسکے ہدایت اور رہنمائی کی ضرورت
پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنے انبیاء کرام
کو مبعوث فرمایا کہ انسانیت کی رہنمائی کا کام
مکمل ہو سکے۔ دین کی ضرورت ازل سے تھی اور ابد
تک رہے گی حضرت محمدؐ کی تعلیمات قرآن و سنت
کی شکل میں قیامت تک انسانیت کے لیے ہدایت
کا سرچشمہ ہیں۔ دین کی اہمیت
اور ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

سوال نمبر: 2

حضرت محمدؐ پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ

تعارف

حضرت محمدؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپؐ کو انسانیت کے فلاح کی تکمیل کے لیے دنیا میں مبعوث کیا۔ آپؐ نے انسانیت کو قرآن و سنت کی شکل میں بہترین تعلیم دی۔

آپؐ نے اپنے قول و فعل سے ایسی مثال قائم کی جو رہتی دنیا تک کے انسانوں بہترین نمونہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات قرآن مجید کی شکل میں حضورؐ کے اوپر نازل فرمائی اور آپؐ نے اپنے عمل سے ثابت کرکے دکھایا۔ زندگی کے جس پہلو سے متعلق احکامات قرآن مجید میں ہے۔ آپؐ نے وہ عملی اپنی امت کو کرکے دکھائی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرمائی ہے۔

"حضورؐ قرآن کی چلتی پھرتی تفسیر تھے"

اس سے مراد ہے کہ قرآن میں جو بھی احکامات موجود ہیں آپؐ نے ہوبہو اسکو اپنی عملی زندگی میں کیا اور ہمیں کرکے دکھایا۔ دنیا اور آخرت میں نجات کا ذریعہ حضورؐ کے احکامات اور آپؐ کی پیروی ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ میں نہ پڑو"

Day ____
___/___/202

اس آیت میں اللہ کی رسی سے مراد حدیث اور قرآن مجید ہے۔ قرآن وسنت اللہ تعالیٰ کے احکامات کے حصول کے لیے بنیادی ذرائع ہیں۔

انفرادی زندگی میں حضورؐ بطور نمونۂ عمل

۱- بحیثیت ایک والد

حضورؐ ایک انتہائی شفیق والد تھے۔ آپؐ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھی۔ آپؐ کے سب فرزند بچپن میں ہی وفات پا چکے تھے۔ اپنی بیٹیوں کے ساتھ حضورؐ کا رویہ بہت مشفقانہ تھا۔ چاروں بیٹیوں میں حضرت فاطمہ آپؐ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھی آپؐ اُن سے انتہائی اُنسیت تھی۔ جب حضرت فاطمہ رضہ تشریف لاتی تو آپؐ کھڑے ہو جاتے، اُنکی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اُن کو بیٹھنے کے لیے جگہ دیتے۔

۲- اولاد کی تربیت

حضرت محمدؐ نے اپنی اولاد کی اس طرح تربیت فرمائی کہ آنے والے زمانے میں انسانیت کے لیے نمونہ بن گئی۔ حضرت فاطمہ رضہ کو جنت کی عورتوں کی سردار کہا جاتا ہے۔ آپؐ حیاء و پاکدامنی کا پیکر

Day:

/ / 202

تھی۔ ایک دفعہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی بچپن میں آپس میں لڑائی ہو گئی۔ دونوں حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے اور ایک دوسرے کو موردِ الزام ٹھہرانے لگے۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا میں نہیں جانتی تم دونوں میں سے کون درست ہے لیکن میں اتنا جانتی ہوں کہ تم دونوں نے اللہ کی حدود کو توڑا ہے۔ جیسے قرآن میں آتا ہے اور "زمین میں فساد نہ پھیلاؤ"۔ دونوں نے معافی مانگی اور اسکے بعد زندگی میں کبھی لڑائی نہیں کی۔

3 - ازواجِ مطہرات کے ساتھ سلوک

حضورؐ کا اپنی ازواجِ مطہرات کے ساتھ یکساں سلوک فرماتے۔ آپؐ نے ہر زوجہ کو 80 وسق کھجور اور 20 وسق جو دیتے تھے۔ اور ہر ایک کو دودھ دینے والی اونٹنی دے رکھی تھی۔ جب بھی سفر پر جانے کا موقع ہوتا آپؐ قرعہ کرواتے جسکا نام نکلتا انکو اپنے ساتھ سفر پر لے جاتے۔ آپؐ کا معمول تھا کہ عصر کے بعد ہر ایک زوجہ کے گھر میں تشریف لے جاتے

Day:______ ___/___/202

اور انکی ضروریات معلوم کرتے تھے۔ حضور کا رویہ
اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ نہایت عمدہ تھا۔
آپ انکے ساتھ کام میں ہاتھ بٹاتے۔ اور ان پر کوئی
سختی نہیں کرتے تھے۔

۶۔ ماحول کی صفائی کے متعلق اُسوۂ رسول

آج سے چودہ سال پہلے دنیا کے حالات ایسے نہ
تھے۔ نہ تو فوسل فیولز کا بے دریغ استعمال تھا اور
نہ ہی صنعتی ترقی اپنے عروج پر تھی لیکن پھر
بھی آپ نے ماحول کی حفاظت کی تعلیم فرمائی۔
آپ نے پھل دار درخت کو کاٹنے سے منع
فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا
دو کام ایسے ہیں جسکی وجہ سے انسان کے
اوپر لعنت کی جاتی ہے۔ صحابہ نے ~~فرمایا~~ پوچھا
یا رسول اللہ وہ کونسے کام ہیں" آپ
نے فرمایا "سایہ دار جگہ پر غلاظت
کرنا"۔
کسی بھی جنگی مہم کے وقت کی جانی والی نصیحتوں

میں پانی کو زہر آلود کرنے کی کوشش بھی شامل ہوتی تھی۔

5۔ ایک زاہد کے لیے اسوۂ رسول

حضورؐ کی زندگی میں ایک زاہد کے لیے بھی عملی نمونہ موجود ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مدینہ تشریف آوری کے بعد ہم نے متواتر تین دن گیہوں کی روٹی نہیں کھائی۔ اسی طرح متواتر دو دن جو کی روٹی بھی نہیں کھائی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ مہینہ مہینہ ہمارا چولہا نہیں جلتا تھا۔ کسی نے سوال کیا تو حضرت عائشہؓ آپ کا گزارا کیسے ہوتا تھا؟ آپؓ نے فرمایا "کھجور اور دودھ سے"۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک زاہد اور مبلغ کو اپنی مشن کے تکمیل کے لیے بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور ایک اچھا مبلغ اور زاہد وہ ہے جو ان تکالیف کو خندہ پیشانی اور استقامت سے برداشت کریں

___/___/202

حضورؐ بحیثیت معلم

حضورؐ بحیثیت معلم ایک بہترین استاد تھے۔ دنیا نے بہت سارے استاد دیکھے لیکن آپؐ کی طرح کا استاد نہیں دیکھا۔ زمانے کو آج تک آپؐ کی طرح کا استاد نصیب نہیں ہوا۔ آپؐ کا ارشاد ہے۔

"اور میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

۱۔ ایک کامل استاد

حضورؐ ایک کامل استاد تھے۔ آپؐ نے قرآن کی تعلیمات کو عملاً کر کے دکھائے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہے "آپؐ قرآن کی چلتی پھرتی تفسیر تھے۔" حضورؐ نے اپنے قول و فعل سے کر کے دکھایا اور اپنے پیروی کرنے والوں کے لیے بے مثال نمونہ پیش کیا۔

۲۔ گفتگو کا انداز

حضورؐ کے گفتگو کا انداز نہایت مؤثر تھا۔ آپؐ مختصر کلام کرتے، ٹھہر ٹھہر کر کلام کرتے۔ نہایت خوبصورت اور دھیمی آواز سے گفتگو فرماتے

جو فوراً سننے والے کے دل میں اتر جاتی۔ اکثر آپ اہم بات کو دوہراتے یا پھر صحابہ سے سوال کی صورت میں دریافت کرتے۔ اس طریقہ کار کا مقصد یہ ہوتا کہ صحابہ وہ بات ذہن نشین کرلے اور ساتھ ساتھ اس بات کی اہمیت کا اندازہ بھی ہوسکیں۔

3۔ تعلیمی اداروں کا قیام

اسلام کا سب سے پہلا تعلیمی ادارہ "دار الارقم" تھا جو ایک صحابی کے گھر میں تھا۔ یہاں پر اسلام کی تعلیم دی جاتی تھی اور صحابہ کی تربیت پر توجہ دی جاتی۔ یہ تعلیمی ادارہ مکہ میں موجود تھا۔ ایک اچھے استاد کی پہچان اسکی تعلیم و تربیت کے لیے جدوجہد ہوتی ہے کیونکہ انتہائی برے حالات میں آپ ﷺ نے دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا کام جاری رکھا۔ مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد "صفہ" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ صفہ مسجد نبوی کے ایک چبوترے میں واقع تھا جو شمالی حصہ

میں تھا۔ مدینہ کے انصار، مہاجر اور نو مسلم مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام صفہ میں کیا جاتا تھا۔

بحیثیت سفارت کار

مدینہ میں اسلامی ریاست کو مستحکم کرنے کے بعد آپ نے مختلف ریاستوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ان سلطنتوں میں ایران کے کسریٰ اور روم کے ہرقل کو اسلام کی دعوت دینا۔ آپ نے ان حکمرانوں کی طرف خطوط لکھے اور ان خطوط کا ابتدا بسم اللہ سے ہوتا تھا۔ آپ نے اپنے جید صحابہ کو سفارت کار مقرر کیا اور نمائندہ بنا کر ان حکمرانوں کے پاس بھیجا۔ آپ کی بھرپور حکمت عملی اور بصیرت کی وجہ سے اسلام کا پیغام جلد ہی قریب کی ریاستوں میں پھیل گیا۔ اور لوگوں کو اسلام کے بارے میں معلومات ملنے لگی۔

Day: ________

___/___/202

امن کے قیام کے لیے اسوہ رسول

اسلام کی آمد سے پہلے دنیا ظلم اور جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے بعثت کے بعد ہر طرف روشنی بکھیر دی۔ آپ ﷺ نے اپنی تعلیمات کے ذریعے سے انسانیت کو آسان اور جامع تعلیمات دی۔ یہ آپ ﷺ کی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ عرب کے ریگستان میں رہنے والے لوگ دنیا کی ایک عظیم تہذیب یافتہ قوم بن گئی۔

آپ ﷺ نے مدینہ تشریف آوری کے بعد قریب کے قبائل سے معاہدات کیے۔ مدینہ میں اس وقت صرف پانچ سو مسلمان تھے اور ٹوٹل آبادی دس ہزار تھی۔ آپ ﷺ نے یہود کے ساتھ معاہدے کیے تاکہ امن قائم ہو سکیں۔ اسی تناظر میں حلف الفضول معاہدہ ہوا۔ بعد میں میثاق مدینہ پر دستخط ہوئے جو کہ انسانی حقوق کا پہلا چارٹر سمجھا جاتا ہے۔ صلح حدیبیہ بھی حضور کے امن کے لیے

کوششوں کی ایک بہترین مثال ہے

خلاصۂ بحث

حضورؐ کو دنیا میں انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے بھیجا گیا تھا۔ آپؐ نے زندگی کے ہر شعبے سے متعلق احکامات اور تعلیمات صادر فرمائی۔ مسلمانوں کا دین تب تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ آپؐ کی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہو۔ حضورؐ کی زندگی ایک جامع اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آپؐ کے اسوۂ حسنہ کے بغیر انسان کی فلاح ممکن نہیں ہے۔ آپؐ ایک بہترین معلم، سپہ سالار، سفارت کار اور امن کے داعی تھے اور ہمیشہ قیامت تک رہیں گے۔ آج کے اس افراتفری کے عالم میں آپؐ کی تعلیمات پر عمل کر کے آج کل کے بحرانات سے بچا جا سکتا ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں۔